مضمون: مقارنۃ الادیان　　کتاب کا نام: میزان الادیان بالاسلام　درجہ: عالمیہ اول

حصہ اول: معروضی

کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

سوال نمبر	جواب	آپشن	سوال نمبر	جواب	آپشن
1.	یہودی	الف	14.	3	ب
2.	یہودی	ج	15.	3	ب
3.	ایک ہفتہ	الف	16.	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	الف
4.	یہودی	ب	17.	100 آیات	الف
5.	اٹھارویں	ج	18.	4	ج
6.	عیسائی	ب	19.	حضرت عثمان و علی رضی اللہ عنہما	د
7.	یوحنا	ج	20.	میمونیہ	ب
8.	پانی سے دھونے	الف	21.	1299ء-1922ء	الف
9.	بہار کی دیوی	ج	22.	ماہر فلکیات	ب
10.	25 دسمبر	ج	23.	ریاضی	ب
11.	پطرس	ب	24.	3	ب
12.	برناباس	ج	25.	اہل تشیع	الف
13.	عیسائی	ب			

حصہ انشائیہ:

مختصر سوالات (Short Questions)

سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب
1.	رہبانیت وہ نظریہ ہے جس کے مطابق انسانی جسم شر کا منع اور زوج پاک و مقدس ہے۔ اس نظریے کی رو سے انسان بنائے رہانی اپنی جسمانی ضروریات اور خواہشات کو زیادہ سے زیادہ مسل کر روحانیت کے اعلیٰ مراتب طے کر سکتا ہے۔ رہبانیت کا تصور عیسائیت کے علاوہ قدیم زمانے کے بیشتر مذاہب مثلاً ہندومت اور بدھ مت میں بھی پایا ہے۔	11.	چار ذوات میں تقسیم کیا گیا ہے: 1. برہمن 2. کھشتری 3. ویش 4. شودر
2.	ہندو عقیدے کے مطابق شوہر کے مرنے پر بیوہ کا اپنے شوہر کی چتا میں جل کر مرنا "ستی" کہلاتا ہے اور جو ہندو مردے کو جلانے کے بجائے دفن کرتے تھے وہ بیوہ کو بھی زندہ دفن کر کے ستی کی رسم ادا کرتے تھے۔ جب شوہر کی موت کہیں اور ہوتی اور لاش موجود نہ ہوتی تو ستی کی رسم ادا کرنے کے لئے بیوہ کو شوہر کی کسی استعمال شدہ چیز کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا۔ ہندوستان میں رسم ستی	12.	آریائی مذاہب اس سے مراد وہ مذاہب ہیں جن کی تشکیل آریائی قوم کے ذریعے ہوئی، ان میں ہندومت، جین مت، زرتشت، سکھ مت، پارسی اور دیگر مذاہب شامل ہیں جبکہ بدھ مت کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا وہ آریائی مذاہب میں شامل ہے یا نہیں؟

	کارواج بنگال میں زیادہ عام تھا۔ رسم ستی کی نذر ہونے والی خاتون کو ماتمی لباس کے بجائے شادی کے کپڑے پہنائے جاتے تھے اور ستی کی بہت سی رسمیں شادی کی رسومات سے ملتی جلتی ہوتی تھیں۔		
3.	اسلام، عیسائیت اور یہودیت اَبو الانبیاء مانتے تھے۔	13.	جنتی فرقے کی ایک نشانی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ وہ تعداد میں زیادہ ہو گا: '' ان امتی لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الأَعْظَمِ یعنی بے شک میری امت گمراہی پر اکٹھی نہیں ہو سکتی جب تم ان میں اختلاف دیکھو تو بڑے گروہ کی پیروی کرو۔
4.	حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلے بیٹے تھے، جو حضرت ہاجرہ سے پیدا ہوئے تھے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے بیٹے تھے، جو حضرت سارہ سے پیدا ہوئے تھے۔	14.	چند اسلامی رسومات ا۔ کان میں اذان واقامت۔ 2۔ سر منڈوانا اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنا، عقیقہ کرنا 3۔ لڑکے کا ختنہ کروانا
5.	ہندو عورتیں اپنے شوہروں کی عمر درازی کے لئے کڑوا چوتھ کا روزہ رکھتی ہیں۔ یہ دن اگست کے مہینے میں پورے چاند کے تیسرے دن منایا جاتا ہے۔	15.	یوم عاشورا دس محرم الحرام کو کئی نسبتیں حاصل ہیں۔ احادیث مبارکہ میں اس دن روزہ رکھنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اس دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے رفقا کے ساتھ بھوک پیاس کی حالت میں بے دردی کے ساتھ یزید نے شہید کروایا۔ مسلمان اس دن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں ان کو ایصال ثواب پیش کرنے کے لئے خوب کھانے اور مشروبات تقسیم کرتے ہیں۔
6.	ہندو مذہب میں شادی کے علاوہ ایک اور عقد بھی جائز تسلیم کیا گیا ہے جے "نیوگ" کہتے ہیں۔ اس میں شادی شدہ عورت کا شوہر بیماری کے سبب یا کسی اور وجہ سے اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ ہو تو عورت نیوگ کے ذریعے اولاد پیدا کر سکتی ہے۔	16.	روزانہ کی جانے والی یہودی عبادت کو ٹیفیلاہ کہا جاتا ہے۔ یہودی دن میں تین مرتبہ (صبح صادق کے وقت، دوپہر اور شام کے وقت غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے) نماز ادا کرتے ہیں۔ پہلی نماز کو شاخریت، دوسری کو منخا اور تیسری کو آروت اور مارو کہا جاتا ہے۔ یہ تین نمازیں یہودیوں کے روزانہ کے دینی و مذہبی اعمال کا جزو ہیں۔
7.	سلبی طریقہ ایجابی طریقہ	17.	عشائے ربانی کا طریقہ کار

			اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ اتوار کے دن سب لوگ کلیساؤں میں حاضری دیتے ہیں اور ایک دوسرے کا بوسہ لے کر مبارک باد دیتے ہیں، اس کے بعد روٹی اور شراب لائی جاتی ہے پھر پادری دعا کرتا ہے اور حاضرین آمین کہتے رہتے ہیں،
8.	آنگس، میولہ، سوترا، اپانگا	18.	اس میں چار وید آتے ہیں: رگ وید، سام وید، یجر وید، اتھر وید
9.	اتوار کے دن چرچ میں جمع ہونا، بائبل کی تلاوت،، پتسمہ، اور خطبہ تمام فرقوں کی مشترکہ عبادات ہیں۔	19.	زرتشت میں
10.	4 فرقے ہیں اُصحاب الروحانیات، اُصحاب الہیاکل، اُصحاب الاَشخاص، الحلوکیہ	20.	ساتویں صدی عیسوی میں ایک پادری جان john سے ہوا۔

طویل سوالات (Long Questions)

سوال نمبر	جواب
1.	کامیابی کے آٹھ اصول (1) صحیح نقطہ نظر (2) صحیح نیت اور خیالات (3) صحیح گفتگو (4) صحیح عمل (5) کسب حلال (6) صحیح کوشش (7) صحیح فکر (8) مراقبہ نوٹ: مختصر وضاحت میں ممتحن دیکھ لے کہ اگر ایک ایک، دو دو لائنیں طالب علم نے لکھی ہیں تو اس کا جواب درست قرار دے دیا جائے۔
2.	عقیدہ حلول واتحاد سکھ مت عقائد کے مطابق بعد میں آنے والے نو گروؤں کو جب یہ منصب عطا ہوا تو گرو نانک کے تقدس، الوہیت اور مذہبی اختیارات کی روح ان میں سے ہر ایک میں حلول کر گئی، اسی طرح خالق کائنات کے بارے میں بھی ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ کائنات میں سمویا ہوا ہے اور جو کچھ موجود ہے اور جو انسان سے جانا جا سکتا ہے وہ سبھی خالق کا وجود اور اس کا نور ہے جیسا کہ گرنتھ صاحب میں ہے: اے خدا! تو ہی قلم ہے اور تو ہی تحریر اور تو ہی سیاہی ہے اور تو ہی میز۔ ایک اور قطعہ ہے: تو ہی مچھلی ہے اور تو ہی جال اور تو ہی شکاری ہے، اے خدا! اس کائنات میں صرف تیری ہی ذات ہے تیرے علاوہ کوئی اور نہیں۔
3.	مستشرقین کے حدیث اور سیرۃ النبی سے متعلق اہم مقاصد

اقتصادی و معاشی اہداف استشراق کی اس تحریک کا آغاز اگرچہ اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کے لئے ہوا تھا لیکن بعد میں اس کے مقاصد میں اضافہ ہوتا گیا۔ اہل مغرب نے مسلم ممالک کی تکنیکی مہارت حاصل کرنے اور اپنے معاشی مفادات اور تجارتی معاملات کو بہتر بنانے کے لئے بھی عربی زبان اور اسلامی تہذیب و ثقافت کا مطالعہ کیا، پھر مسلم ممالک میں اپنے اثر و نفوذ کو بڑھایا اور مقامی طور پر ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کی کہ ان ممالک کے وسائل مکمل طور پر نہ سہی کسی حد تک اہل مغرب کے ہاتھوں میں چلے جائیں۔ اہل مغرب مشرق کو سونے کی چڑیا قرار دیتے تھے۔ مغرب جب صنعتی دور میں داخل ہوا تو اس کی نظر مشرق میں موجود خام مال کے ذخیروں پر تھی اس لئے تمام ممالک نے مختلف مشرقی ممالک میں اپنے اثر و نفوذ کو بڑھانے اور ان کو اپنی کالونیاں بنانے کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں ہر قسم کے غیر اخلاقی حربے استعمال کئے گئے اور آزادی، انصاف اور رحم و مروت کے تمام اصولوں کو فراموش کر دیا گیا۔ ایک انگریز ادیب سڈنی لو نے مشرقی اقوام کے بارے میں اپنے ہم قوموں کے رویے کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے: مغرب کی عیسائی حکومتیں کئی سالوں سے اہم شرقیہ کے ساتھ جو سلوک کر رہی ہیں اس سلوک کی وجہ سے یہ حکومتیں سوروں کے اس گروہ کے ساتھ کتنی مشابہت رکھتی ہیں جو پُر سکون آبادیوں میں داخل ہوتے، ان آبادیوں کے کمزور مینوں کو قتل کرتے اور ان کا مال و اسباب لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ یہ حکومتیں ان قوموں کے حقوق پامال کر رہی ہیں جو آگے بڑھنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ اس ظلم کی وجہ کیا ہے جو ان کمزوروں کے خلاف زوار کھا جارہا ہے اکتوں جیسے اس لانے کا جواز کیا ہے کہ ان قوموں کے پاس جو کچھ ہے وہ ان سے چھیننے کی کوششیں ہو رہی ہیں ایہ عیسائی قوتیں اپنے اس عمل سے اس دعوی کی تائید کر رہی ہیں کہ طاقتور کو حق پہنچتا ہے کہ وہ کمزوروں کے حقوق غصب کرے۔	
فرقہ واریت کی مذمت اسلام فرقہ واریت کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ جو اسلام کو چھوڑ کر کسی اور مذہب میں جائے وہ مرتد ہے اور جو عقائد اہل سنت چھوڑ کر کوئی اور عقیدہ بنائے وہ گمراہ ہے۔ گمراہ شخص جتنی مرضی عبادت کرے وہ نامقبول ہے۔ ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے: "عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلَاةً وَلَا صَدَقَةً، وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَلَا جِهَادًا، وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ یعنی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک بدعتی (یعنی بدعت اعتقادی والے) کا نہ روزہ قبول فرماتا ہے، نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ عمرہ، نہ حج، نہ جہاد، نہ فرض اور نہ نفل، ایسا شخص دین سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے میں سے بال۔ نوٹ: اہل سنت و جماعت کے وہی عقائد ہیں جو قرآن و حدیث میں موجود ہیں اور جنہیں اوپر بیان کر دیا گیا ہے لیکن کچھ باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے کہ اہل سنت و جماعت تمام صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ عنہم کو دین دار سمجھتے، ان کی محبت کو دین و ایمان قرار دیتے اور ان سے بغض کو کفر و نفاق" سمجھتے ہیں۔ مشاجرات صحابہ میں بغیر ضرورت کے بحث نہیں کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل سیدنا ابو بکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق اعظم پھر سیدنا عثمان غنی اور پھر سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہم ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "انہیں بلکہ صحابہ میں سے کسی کو بھی برا کہنے والا جہنمی، مردود و ملعون ہے۔ جو مولی علی رضی اللہ عنہ کو حضرات شیخین رضی اللہ عنہا پر قرب الہی میں تفضیل دے وہ گمراہ مخالف سنت ہے۔ جنگ جمل و صفین میں حق، بدست حق پرست امیر المؤمنین مولی علی رضی اللہ عنہ تھا مگر حضرات صحابہ کرام مخالفین کی خطا خطائے اجتہادی تھی جس کی وجہ سے ان پر طعن سخت حرام، ان کی نسبت کوئی کلمہ اس سے زائد گستاخی کا نکالنا بے شک رفض ہے اور خروج از دائرہ اہل سنت۔ جو کسی صحابی کی شان میں کوئی کلمہ طعن و توہین کہے، انہیں برا جانے، فاسق مانے، ان میں سے کسی سے بغض رکھے مطلقا رافضی ہے۔	4.
ختم نبوت کا مطلب مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ جو سلسلہ نبوت اللہ پاک نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع کیا تھا، وہ	5.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر مکمل ہوا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا اختتام ہوا اور آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ اس عقیدے کو شریعت کی اصطلاح میں "عقیدہ ختم نبوت" کہا جاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں

1۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ"

)پارہ 22، الاحزاب: 40(

ترجمہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی، آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ حتی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ وہ نبوت پہلے پا چکے ہیں، مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر النبیین ہونا قطعی ہے، نص قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بہت سی احادیث تو اتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن سمجھے، وہ ختم نبوت کا منکر، کافر اور خارج از اسلام ہے۔"

2۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا)" المائدہ: 3(

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا۔

عقیدہ ختم نبوت آیات قرآنیہ کی روشنی میں (جاری)

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام مکمل اور کامل ہو چکا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کی تکمیل کا مطلب یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اگر آپ کے بعد کسی اور نبی کا آنا ممکن ہوتا تو دین مکمل نہ ہوتا، بلکہ اس میں کوئی کمی باقی رہتی جسے بعد میں آنے والا نبی پورا کرتا۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل اور کامل قرار دیا ہے، اس لیے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت یا گنجائش نہیں ہے۔

عقیدہ ختم نبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

احادیث مبارکہ میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت مزید تفصیل کے ساتھ کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مواقع پر اپنے آخری نبی ہونے کی وضاحت فرمائی ہے۔

1. **صحیح مسلم کی حدیث**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے ایک خوبصورت عمارت بنائی، مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے گرد گھومنے لگے اور حیرت کا اظہار کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ میں وہ آخری اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔)" صحیح مسلم (اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مثال ایک خوبصورت عمارت کی آخری اینٹ سے دی ہے، جس کے لگتے ہی عمارت مکمل ہو جاتی ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

2. **حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح ہدایت** حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "الرسالة والنبوة قد انقطعت، فلا رسول بعدی ولا نبی)". ترمذی(ترجمہ: "نبوت اور رسالت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔" اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کا آنا ممکن نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دعویٰ نبوت کر سکتا ہے۔ 3. **حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت** حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری امت میں تیس جھوٹے نبی پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔)"ترمذی(اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر بتایا کہ جھوٹے نبی آئیں گے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی سچا نبی نہیں ہو سکتا۔	